بسم اللہ الرحمن الرحیم
ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء
اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے
تبیان القرآن
علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی - ۳۸
فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ)
۳۸ - اردو بازار لاہور

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

# تبیان القرآن

## جلد ہفتم

### الکہف تا المؤمنون


علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی-۳۸



ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸- اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
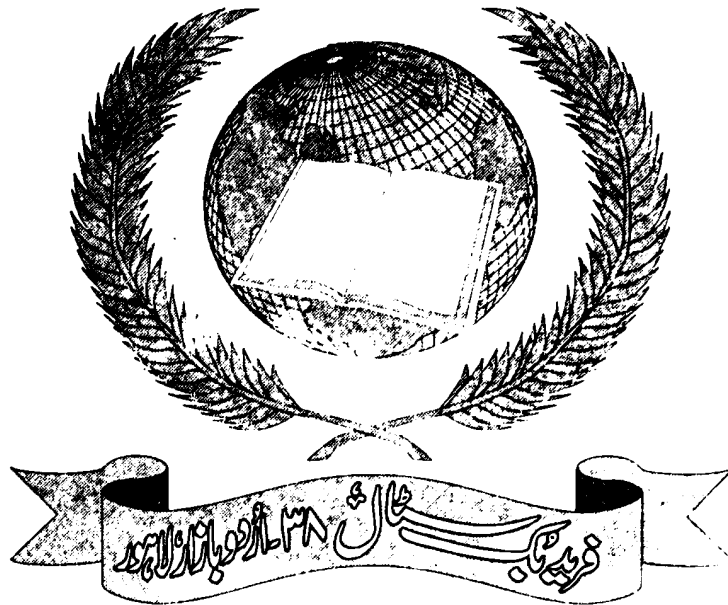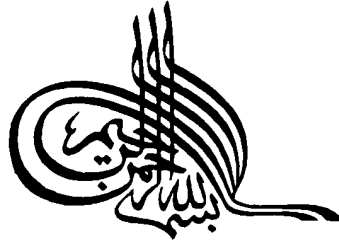
تصحیح : مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی، فاضل علوم شرقیہ
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
الطبع الاوّل : ذوالحج 1423ھ / فروری 2003ء
الطبع الثالث : شوال 1426ھ / نومبر 2005ء

**Farid Book Stall** ®
***Phone No:092-42-7312173-7123435***
***Fax No.092-42-7224899***
***Email:info@faridbookstall.com***
***Visit us at:www.faridbookstall.com***

الحدیث:١٣١١)

انما انا بشر وانه یاتینی الخصم فلعل بعضکم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انه صدق فاقضی له بذالک فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیاخذها او فلیترکها۔

میں محض بشر ہوں (خدا نہیں ہوں) میرے پاس متخالف فریق آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے تم میں سے بعض دوسروں سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں (بظاہر) یہ گمان کرلوں کہ وہ سچا ہے اور میں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں پس (بالفرض) اگر میں کسی مسلمان کا حق اس کو (ظاہری حجت کی بنا پر) دے دوں تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے' خواہ وہ اس کو لے لے یا ترک کر دے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ٦٩٦٧' ٢٦٨٠' ٢٤٥٨' صحیح مسلم رقم الحدیث: ١٧١١' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ٣٥٨٣' سنن الترمذی رقم الحدیث: ١٣٣٩' سنن النسائی رقم الحدیث: ٥٤٠١' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ٢٣١٧)

## نبی اور رسول کا بشر ہونا

متکلمین نے نبی اور رسول کی حسب ذیل تعریفیں کی ہیں:

علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی متوفی ٧٩٣ھ لکھتے ہیں:

النبی انسان بعثه الله لتبلیغ ما اوحی الیه وکذا الرسول۔

نبی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس چیز کی تبلیغ کے لیے بھیجتا ہے جس کی اس کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ اسی طرح رسول ہے

(شرح المقاصد ج ٥ ص ٥' مطبوعہ منشورات الرضی ایران' ١٤٠٩ھ)

میر سید شریف علی بن محمد جرجانی متوفی ٨١٦ھ لکھتے ہیں۔

الرسول انسان بعثه الله الی الخلق لتبلیغ الاحکام۔

رسول وہ انسان ہے جسے اللہ احکام کی تبلیغ کے لیے مخلوق کی طرف بھیجتا ہے۔

(کتاب التعریفات ص ٨١' مطبوعہ دارالفکر بیروت' ١٤١٨ھ)

علامہ کمال الدین ابن ہمام متوفی ٨٦١ھ لکھتے ہیں:

النبی انسان بعثه لتبلیغ ما اوحی الیه وکذا الرسول۔

نبی وہ انسان ہے جس کو اللہ نے اس کی طرف کی ہوئی وحی کی تبلیغ کے لیے بھیجا ہو رسول کی بھی یہی تعریف ہے۔

(المسائرہ مع المسامرہ ص ٢٠٧' مطبوعہ دائرۃ المعارف الاسلامیہ مکران)

مولانا عبدالعزیز پرہاروی نے علامہ تفتازانی سے یہ تعریف نقل کی ہے:

والرسول انسان بعثه الله تعالی الی الخلق لتبلیغ الاحکام الشرعیة۔

رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف احکام شرعیہ پہنچانے کے لیے بھیجا ہے۔

(النبراس ص ٧٩' مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور' ١٣٩٧ھ)

علامہ محمد السفارینی حنبلی متوفی ١١٨٨ھ لکھتے ہیں:

وهو انسان اوحی الیه بشرع وان لم یؤمر بتبلیغه فان امر بتبلیغه فهو رسول

نبی وہ انسان ہے جس پر شریعت کی وحی کی جائے خواہ اس کو شریعت کی تبلیغ کا حکم نہ دیا جائے' اور اگر اس کو شریعت کی تبلیغ کا حکم

ایضا علی المشہور. بھی دیا گیا ہو تو وہ مشہور مذہب کے مطابق رسول بھی ہے۔

(لوامع الانوار البھیہ ج ا ص ۴۸ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۱۱ھ)

صدر الشریعت علامہ امجد علی متوفی ۱۳۷۶ھ لکھتے ہیں۔

عقیدہ: نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ ملائکہ بھی رسول ہیں۔

عقیدہ: انبیاء سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔ (بہار شریعت ج ا ص ۹ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں:

انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے یہ وحی کبھی فرشتہ کی معرفت آتی ہے کبھی بے واسطہ۔

(کتاب العقائد ص ۸ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر ہونے کے متعلق اعلیٰ حضرت کا نظریہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ سے سوال کیا گیا:

زید کا قول یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مثل ایک بشر تھے کیونکہ قرآن عظیم میں ارشاد ہے کہ قل انما انا بشر مثلکم اور خصائص بشریت بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میں بلاشبہ موجود تھے۔ کیا کھانا پینا' جماع کرنا' بیٹا ہونا' باپ ہونا' کفو ہونا' سونا وغیرہ امور خواص بشریت سے نہیں ہیں! جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میں بلاشبہ موجود تھے' اگر کوئی بشریت کی بنا پر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مساوات کا دعویٰ کرنے لگے تو یہ نالائق حرکت ہے جیسا کہ عارف بسطامی سے منقول ہے کہ لوائی ارفع من لواء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی میرا جھنڈا' سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے بلند ہے) اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا قدس سرہ اس سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

### الجواب

مستفتی کو تعجیل اور فقیر بتیس روز سے علیل اور مسئلہ ظاہر و بین غیر محتاج دلیل' لہٰذا صرف ان اجمالی کلمات پر اقتصار ہوتا ہے عمرو کا قول مسلمانوں کا قول ہے اور زید نے وہی کہا جو کافر کہا کرتے تھے قالوا ما انتم الا بشر مثلنا کافر بولے! تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی بلکہ زید مدعی اسلام کا قول ان کافروں کے قول سے بعید تر ہے' وہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنا سا بشر مانتے تھے اس لئے کہ ان کی رسالت سے منکر تھے کہ ما انتم الا بشر مثلنا وما انزل الرحمن من شئ ان انتم الا تکذبون تم تو نہیں مگر ہماری مثل بشر اور رحمن نے کچھ نہیں اتارا تم نرا جھوٹ کہتے ہو' واقعی جب ان خبثا کے نزدیک وحی نبوت باطل تھی تو انہیں اپنی سی بشریت کے سوا کیا نظر آتا لیکن ان سے زیادہ دل کے اندھے وہ کہ وحی و نبوت کا اقرار کریں اور پھر انہیں اپنا ہی سا بشر جانیں' زید کو قل انما انا بشر مثلکم سوجھا اور یوحی الی نہ سوجھا جو غیر متناہی فرق ظاہر کرتا' زید نے اتنا ہی ٹکڑا لیا جو کافر لیتے تھے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بشریت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت سے اعلیٰ ہے وہ ظاہری صورت میں ظاہر بینوں کی آنکھوں میں بشریت رکھتے ہیں جس سے مقصود خلق کا ان سے انس حاصل کرنا اور ان سے فیض پانا و لہٰذا ارشاد فرماتا ہے ولو جعلناہ ملکا لجعلنہ رجلا وللبسنا علیھم مایلبسون اور اگر ہم فرشتے کو رسول کر کے بھیجتے تو ضرور اسے مرد ہی کی شکل میں بھیجتے اور ضرور انہیں اسی شبہ میں رکھتے جس دھوکے میں اب ہیں' ظاہر ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری صورت دیکھ کر انہیں اوروں کی مثل بشر سمجھنا ان کی بشریت کو اپنا سا جاننا ظاہر بینوں کو رباطنوں کا دھوکہ ہے۔

شیطان کے دھوکے میں پڑے ہیں۔

ہمسری با اولیا برداشتند انبیاء را ہمچو خود پنداشتند

ان کا کھانا پینا سونا یہ افعال بشری اس لئے نہیں کہ وہ ان کے محتاج ہیں حاشا لست کاحد کم انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی ان کے یہ افعال بھی اقامت سنت وتعلیم امت کے لیے تھے کہ ہر بات میں طریقہ محمودہ لوگوں کو عملی طور سے دکھائیں سکھائیں جیسے ان کا سہو ونسیان' حدیث میں ہے انی لا انسی ولکن انسی لیستن بی میں بھولتا نہیں بھلایا جاتا ہوں تا کہ حالت سہو میں امت کو طریقہ سنت معلوم ہو' امام اجل محمد عبدری ابن الحاج مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احوال بشری کھانا پینا سونا جماع اپنے نفس کریم کے لیے نہ فرماتے تھے بلکہ بشر کو انس دلانے کے لیے کہ ان افعال میں حضور کی اقتدا کریں' کیا نہیں دیکھتا ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں اور مجھے ان کی کچھ حاجت نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہاری دنیا میں سے خوشبو اور عورتوں کی محبت دلائی گئی۔ یہ نہ فرمایا کہ میں نے انہیں دوست رکھا اور فرمایا تمہاری دنیا میں سے تو اسے اوروں کی طرف اضافت فرمایا نہ اپنے نفس کریم کی طرف صلی اللہ علیہ وسلم' معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے مولیٰ عزوجل کے ساتھ خاص ہے۔ جس پر یہ ارشاد کریم دلالت کرتا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر صورت بشری اور باطن ملکی ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ افعال بشری محض اپنی امت کو انس دلانے اور ان کے لیے شریعت قائم فرمانے کے واسطے کرتے تھے نہ یہ کہ حضور کو ان میں سے کسی شے کی کچھ حاجت ہو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے انہیں اوصاف جلیلہ وفضائل حمیدہ سے جہل کے باعث بے چارے جاہل یعنی کافر نے کہا اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے' عمرو نے سچ کہا کہ یہ قول حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے نہ فرمایا بلکہ اس کے فرمانے پر مامور ہوئے جس کی حکمت تعلیم تواضع وتانیس امت وسد غلو نصرانیت ہے۔ اول' دوم ظاہر اور سوم یہ کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی امت نے ان کے فضائل پر خدا اور خدا کا بیٹا کہا پھر فضائل محمد یہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کی عظمت شان کی اندازہ کون کرسکتا ہے۔ یہاں اس غلو کے سدباب کے لیے تعلیم فرمائی گئی کہ کہو کہ میں تم جیسا بشر ہوں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں' ہاں یوحی الی رسول ہوں' دفع افراط نصرانیت کے لیے پہلا کلمہ تھا اور دفع تفریط ابلیسیت کے لیے دوسرا کلمہ' اسی کی نظیر ہے جو دوسری جگہ ارشاد ہوا قل سبحن ربی ھل کنت الا بشرا رسولا تم فرمادو پاکی ہے میرے رب کو میں خدا نہیں میں تو انسان رسول ہوں انہیں دونوں کے دفع کو کلمہ شہادت میں دونوں لفظ کریم جمع فرمائے گئے اشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ' بندے ہیں خدا نہیں رسول ہیں خدا سے جدا نہیں' شیطنت اس کی کہ دوسرا کلمہ امتیاز اعلیٰ چھوڑ کر پہلے کلمہ تواضع پر اقتصار کرے۔ اسی ضلالت کا اثر ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دعویٰ مساوات کو صرف نالائق حرکت کہا نالائق حرکت تو یہ بھی ہے کہ کوئی بلاوجہ زید کو طپانچہ مار دے یعنی اس زید کو جس نے کفر وضلال نہ بکے ہوں پھر کہاں یہ اور کہاں وہ دعویٰ مساوات کہ کفر خالص ہے' اور اس کا اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ارفعیت کا ادعا نسبت کرنا محض افترا اور کج فہمی ہے حاشا کوئی ولی کیسے ہی مرتبہ عظیمہ پر ہو سرکار کے دائرہ غلامی سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا۔ اکابر انبیاء تو دعویٰ مساوات کر نہیں سکتے۔ شیخ الانبیاء خلیل کبریا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ فضائل سن کر تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے فرمایا بھذا فضلکم محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان وجوہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہوئے۔ ولی کس منہ سے دعویٰ ارفعیت کرے گا اور جو کرے حاشا ولی نہ ہو گا' شیطان ہو گا۔ حضرت سیدنا بایزید

بسطامی اوران کے امثال و نظائر رضی اللہ عنہ وقت ورود تجلی خاص شجرۂ موسیٰ ہوتے ہیں۔ سیدنا موسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو درخت میں سے سنائی دیا یموسیٰ انی انا اللہ رب العلمین اے موسیٰ! بے شک میں اللہ ہوں رب سارے جہان کا' کیا یہ پیڑ نے کہا تھا حاشا اللہ بلکہ واحد قہار نے جس نے درخت پر تجلی فرمائی اور وہ بات درخت سے سننے میں آئی۔ کیا رب العزت ایک درخت پر تجلی فرماسکتا ہے اوراپنے محبوب بایزید پر نہیں نہیں وہ ضرور تجلی ربانی تھی کلام بایزید کی زبان سے سنا جاتا تھا جیسے درخت سے سنا گیا اور متکلم اللہ عزوجل تھا' اسی نے وہاں فرمایا یموسی انی انا اللہ رب العلمین اسی نے یہاں بھی فرمایا سبحانی ما اعظم شانی اور ثابت ہو تو یہ بھی کہ لوائی ارفع من لواء محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم' بے شک لواء الٰہی لواء محمدی سے ارفع واعلیٰ ہے۔

(اعلیٰ حضرت کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت بایزید نے یہ بظاہر لوائی ارفع من لواء محمد کہا تھا تو حقیقت میں یہ اللہ کا کلام تھا اور اللہ فرمارہا تھا میرا جھنڈا محمد کے جھنڈے سے بلند ہے۔ جیسے شجر موسیٰ سے اللہ کا کلام سنا گیا تھا اسی طرح یہاں بایزید سے اللہ کا کلام سنا گیا) فتاویٰ رضویہ ج ٦ ص ١٤٥-١٤٣' مطبوعہ دارالعلوم امجدیہ کراچی' ١٤١٢ھ)

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر ہونے کے متعلق علماء دیوبند کا نظریہ

شیخ خلیل احمد سہارنپوری متوفی ١٣٤٦ھ لکھتے ہیں:

کوئی ادنیٰ مسلمان بھی فخر عالم علیہ الصلوٰۃ کے تقرب وشرف کمالات میں کسی کو مماثل آپ کا نہیں جانتا البتہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے قل انما انا بشر مثلکم اور بعد اس کے یوحی الی کی قید سے پھر وہی شرف تقرب بعد اثبات مماثلت بشریت فرمایا پس اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے۔

نیز لکھتے ہیں:

لاریب اخوت نفس بشریت میں اور اولاد آدم ہونے میں ہے اور اس میں مساوات بنص قرآن ثابت ہے اور کمالات تقرب میں نہ کوئی بھائی کہے نہ مثل جانے۔ (براہین قاطعہ ص ۳' مطبوعہ بلالی ڈھوک ہند)

## علماء دیوبند کے نظریہ پر مصنف کا تبصرہ

شیخ سہارنپوری کے اس کلام کا حاصل یہ ہے کہ نفس بشریت میں تمام انسان آپ کے مماثل اور مساوی ہیں ہمارے نزدیک یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ انبیاء علیہم السلام میں عام انسانوں کی بہ نسبت ایک وصف زائد ہوتا ہے جو نبوت ہے وہ حامل وحی ہوتے ہیں' فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور ان کا کلام سنتے ہیں اس لئے نبی کی بشریت اور عام انسانوں کی بشریت مماثل اور مساوی نہیں ہے' اور اگر یہ کہا جائے کہ نبوت سے قطع نظر تو نفس بشریت میں مساوات ہے تو میں کہوں گا کہ اس طرح تو نفس حیوانیت میں نطق سے قطع نظر انسان گدھوں' کتوں اور خنزیروں کے مماثل اور مساوی ہے اور ایسا کہنا انسان کی توہین ہے۔ اسی طرح نفس بشریت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے مماثل اور مساوی کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے' اگر یہ کہا جائے کہ قرآن مجید میں ہے قل انما انا بشر مثلکم (الکھف: ١١٠) تو اس کے دو جواب ہیں ایک جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ (الانعام: ٣٨)

ہر وہ جاندار جو زمین پر چلتا ہے اور ہر وہ پرندہ جو اپنے پروں کے ساتھ اڑتا ہے وہ تمہاری ہی مثل گروہ ہیں۔